ریفرنس نمبر: Har 5072　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　تاریخ: 05-12-2018

عدتِ وفات کی مدت اور اس میں پردے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے۔ انتقال کی انگریزی تاریخ 2018-10-21 اور چاند کی تاریخ 12 صفر المظفر 1440 ہے۔ اس تاریخ کے حساب سے آپ ہمیں بتادیں کہ عدت کتنی ہو گی اور یہ بھی بتادیں کہ عدت میں کس کس سے پردہ کرنا ہو گا؟

نوٹ! عورت حاملہ نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر حاملہ عورت کے شوہر کا انتقال اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو ہو، تو وفات کی عدت چاند کے حساب سے چار ماہ اور دس دن ہے اگرچہ مہینے تیس سے کم کے ہوں۔ اگر انتقال اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور دن ہو، تو عدتِ وفات پورے ایک سو تیس دن ہے، مہینوں کا اعتبار نہیں ہو گا۔ صورت مستفسرہ میں آپ کے شوہر کا انتقال چونکہ اسلامی مہینے صفر المظفر کی پہلی تاریخ کو نہیں، بلکہ بارہ کو ہوا، لہٰذا وقتِ وفات سے پورے ایک سو تیس دن آپ کی عدت ہے۔ ایک سو تیس دنوں کے اعتبار سے آپ کی عدت 28 فروری 2019 کو ختم ہو گی۔ یاد رہے احکامات شرعیہ میں اعتبار اسلامی ماہ کا ہوتا ہے، مگر دنوں کے لحاظ سے عیسوی تاریخ کا حساب اس لیے بتایا ہے تاکہ یاد رہنا آسان ہو۔

اللہ تبارک وتعالی قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں، وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

(القرآن، پارہ نمبر 2، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 234)

تنویر الابصار ودر مختار میں ہے: ” (و) العدة (للموت أربعة أشهر) بالأهلة لو في الغرة (وعشرة) من الأيام “ اور موت کی عدت چاند کے حساب سے چار ماہ اور دس دن ہے، اگر (انتقال) پہلی تاریخ میں ہو۔

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج 5، ص 190، مطبوعہ کوئٹہ)

عالمگیری میں ہے: ” اذا وجبت العدۃ بالشھور فی الطلاق والوفاۃ فان اتفق ذلک فی غرۃ الشھر اعتبرت الشھور بالاھلۃ وان نقص العدد عن ثلاثین یوماً وان اتفق ذلک فی خلالہ فعند أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واحدی الروایتین عن أبی یوسف رحمہ اللہ تعالی یعتبر فی ذلک عدد الایام تسعون یوماً فی الطلاق وفی الوفاۃ یعتبر مائۃ وثلاثون یوماً “ جب طلاق اور وفات میں عدت مہینوں کے حساب سے ہو، تو اگر اس کا اتفاق ہو مہینے کی پہلی تاریخ میں، تو مہینوں کا اعتبار چاند کے حساب سے ہو گا

اگرچہ گنتی تیس دن سے کم ہو جائے اور اگر اس کا اتفاق ہو مہینے کے دوران، تو امام اعظم علیہ الرحمۃ اور امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی دو روایتوں میں سے ایک (کے مطابق) اس بارے میں ایام کی گنتی کا اعتبار ہو گا۔ طلاق میں تیس دن اور وفات میں ایک سو تیس دن کا اعتبار کیا جائے گا۔

(عالمگیری، ج1، ص527، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے۔ پھر موت پہلی تاریخ کو ہو، تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ حرہ کے لیے ایک سو تیس دن اور باندی کے لیے پینسٹھ دن۔ ملخصاً" (بہار شریعت، ج2، ص238،237، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عدت یا علاوہ عدت کے پردے کے احکام میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بعض لوگ بر بنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ صرف عدت میں پردہ کے خصوصی احکام ہوتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ عدت و غیر عدت میں نسبی، صہری اور رضاعی محارم کے علاوہ سب غیر محارم سے پردہ واجب ہے۔ اس میں ضابطہ یہ ہے کہ غیر محارم سے مطلقاً پردہ واجب۔ محارم نسبی یعنی سگا بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر ان سے پردہ کرے گی، تو گنہگار ہو گی، جبکہ صہری محارم جیسے سسر اور داماد وغیرہ، یونہی رضاعی محارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرے، تو بھی جائز ہے، نہ کرے، تو بھی جائز ہے، البتہ جوانی کی حالت میں یا احتمالِ فتنہ ہو، تو پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔

عدت میں پردہ سے متعلق علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وفی الموت تستتر عن سائر الورثۃ ممن لیس بمحرم لھا" اور وفات کی عدت میں عورت شوہر کے ان تمام ورثاء سے پردہ کرے گی کہ جو اس کے محرم نہیں ہیں۔

(ردالمحتار، ج5، ص230، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب۔ اگر کرے گی، تو گنہگار ہو گی اور محارم غیر نسبی مثل علاقۂ مصاہرت و رضاعت، ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز، مصلحت و حالت پر لحاظ ہو گا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم خسر اور بہو کا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج22، ص240، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "عدت اور غیر عدت میں پردہ کے احکامات میں کوئی فرق نہیں۔ قبلِ عدت جن لوگوں سے پردہ فرض ہے، دوران عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے۔"

(وقار الفتاوی، ج3، ص158، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

26 ربیع النور 1440ھ/05 دسمبر 2018ء

الجواب صحیح

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری